دستک
تحریر
سیدہ حفیظة الرحمٰن

بسم اللہ الرحمن الرحیم

پیش لفظ

تخلیق الاول اورقرۃالعین جب قا بل قبول ہوئیں تو یہ محض خدا تعالی کا فضل اوراسکی عنایت تھی کہ اُنکے پڑھنے والوں میں سے اکثر نے مجھے حوصلہ افزائی اور محبت کے پیغامات ارسال کیے .
لیکن کئی قارئین نے یہ خواہش بھی کی کہ میں کچھ " نماز " پر بھی لکھوں . مجھے اِس کی اہمیت کا احساس تھا لیکن میں اُنہیں ہمیشہ کہتی تھی کہ حضرت خلیفتہ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالی کا تازہ ترین خطبہ نماز کے ہر حصہ پر اتنا جامع اور وا ضح ہوتا ہے کہ میرا کچھ لکھنا سورج کو چراغ دیکھانے کے مترادف ہے
پھر یوں ہوا کہ میری پوتی کچھ دن کے لیے ہمارے ہاں رہنے کو آئی تو ایک دن خاموش بیٹھی کچھ سوچ رہی تھی اسکی آنکھیں فضا میں کچھ گھور رہی تھیں میں نے پوچھا " بیٹے کیا سوچ رہے ہو " ؟ کہنے لگی "میں سوچتی ہوں ، سوچتی ہوں " اور یہ کہہ کر خاموش ہوگئی میں نے اُسکی گہری سنجیدگی دیکھ کر دوبارہ سوال کیا کہ "بھئی بتاؤ تو سہی کیا سوچتی ہو ؟" تو کہنے لگی "دادی جان میں سوچتی ہوں جب پیدا نہیں ہوئی تھی تب بھی سوچتی تھی " اُس ننھی جان کے اس جواب پر میں حیران ہوگئی کہ ایسی کونسی سوچ پڑ گئی ؟ میں نے اپنی پوری توجہ اپنی پوتی کی طرف کر کہ اس سے پوچھا "بتاؤ تو سہی میرے بچے ! پیدا ہونے سے پہلے تم کیا سوچتی رہتی تھیں" کہنے لگی "دادی جان میں سوچتی تھی کہ میرے بابا نماز نہیں پڑھتے، کیوں ؟ " یہ جملہ مجھ پر ایسے وار کر گیا جیسے کسی تیز دھار آلے سے اچانک میرا سر توڑ دیا گیا ہو پھر میری پوتی تو چپ کر گئی مگر میں سوچتی ہی رہ گئی . میں نے سوچا کبھی کبھی سورج کی روشنی اتنی تیز ہوتی ہے کہ بعض آنکھیں برداشت نہیں کر پاتیں کیوں نہ ایسی آنکھوں کو روشنی کا عادی بنانے کے لیے "چراغ " جلا دیا جائے لہٰذا میں نے ہمت کر کہ اُس پانچ سالہ بچی کےمعصوم درد کو لفظوں میں ڈھالنا شروع کیا اور اُسکے با با کو سات خطوط لکھے جن کا جواب وہ مجھے وقفے وقفے سے دیتا رہا۔اپنے قدردان پڑھنے والوں کے لیے میں نے وہ ایک کتابچے کی صورت میں جمع کر دیےجِن کا لُبِ لباب یہی ہے کہ قرآن مجید میں بلحاظِ عبادت زور کس پر ہے
اِس پیشکش میں ذیادہ تفصیل اور ترجمہ آیاتِ قرآنی و عربی حوالہ جات درج نہیں کئے گئےکیونکہ گھریلو نمونے کےخطوط ہیں۔عام فہم اور آسان عبارت ہے تا آنکہ اِس چراغ کی ہلکی سی روشنی ہر معصوم بچے کے بابا کو کوئ راہ دیکھا دے آمین

سیدہ حفیظتہ الرحمان
بیگم میرمبارک احمد تالپور

خط (1)

بسم اللہ الر حمن الرحیم   نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

عزیز از جان

السلامُ علیکم ورحمتہ اللہ و برکاتہُ

پیارے بیٹے خدا تعالی تمہارے ساتھ ہو !

تمھاری ننھی سی بیٹی نے مجھے کچھ پُر سکون خبر نہیں دی مگر میں اِسکی سلامتی اور نیکی کی دعا کرتی ہوں کہ اِس ننھی سی جان نے مجھے تمہارے حال احوال کی خبر تو دی ۔یہ جان کر مجھے دکھ ہوا کہ " بابا نماز نہیں پڑھتے "سو میں تمھاری آگہی کے لیے کچھ لکھتی ہوں۔ تم پڑھ کر ، سوچ کر اور نمونہ بن کر مجھے جواب ضرور دینا ۔شکریہ

بیٹا! قرآنِ مجید وہ کلام ہےجو خالق کے نُور سے پیدا ہواہے۔اوراپنی خلقت کےلیےکیا بہترہےاورکیا نقصان دہ یہ صرف اور صرف خالق ہی جان سکتا ہے کیونکہ بنانے والے کو ذیادہ پتہ ہوتا ہے کہ کس کَل میں کون سا تیل ڈالا جا ئےاور کس کَل کو خشک رہنےدیا جائے۔ اِس لیےخالق کُل نے اپنے نُور قرآن مجید میں آوامر ونواہی کی تمام تفصیل بتا دی

اس اُم الکتاب کو مزید سمجھانےکے لیے کچھ مثا لیں ،وضا حتیں ،نمونے اور قصص الانبیاء با تفصیل دے کر ثابت کر دیا کہ میں نے تمھیں بے مقصد پیدا نیہں کیا بلکہ تمھاری پیدائش سے پہلے ہی تمام کائنات ،سورج ،چاند ،آسمان و زمین کو تمھارے لیےمسخر کر دیا تاکہ تمہیں اپنی عظمت و بلندی کا احساس رہے ۔ گویا خداوند عالم نے تمہیں اشرف المخلوقات بنایا اوراِن اجزاءِارض و سماء کو حکم دیا کہ وہ تمہیں سجدہ کریں اور تمہاری وفاداری اور فرمابرداری کا حلف اٹھائیں کیونکہ مالک اور ملک کا تقا ضہ یہی ہوتا ہے سو وہ تو پورا ہوا۔ چنا نچہ تمام کا ئنات تسخیر شدہ ہے یعنی تمام کائنات تمھارے لئے پیدا کی گئی ہے اور تم خدا کے لئے پیدا کئے گئے ہو اور خدا وند نے تمھاری پیدائیش کی غرض بھی الا لیعبدون فرما کر ثابت کردیا کہ تم میرے عبد ہو میری وحدانیت کا اقرار کرو،کامل محبت اور کامل بھروسہ کے ساتھ ۔ میں تمہیں قرب کی راہیں بتا تا ہوں جن پر چل کرفاصلے ختم ہو جائیں گے۔

چنانچہ بیٹے اس سات سو احکامات پر مشتمل کتاب جس کا نام خدا تعالی نے خود قرآنِ مجید رکھا ہے کامطالعہ سادہ اور آسان نمونے سے بھی کیا جا ئے تو تم دیکھوگے کہ اِن احکامات میں زور کس پر ہے؟

یہ تو تمہیں علم ہے کہ سورۃ الفاتحہ بمنزلہ کلیدِ قرآن ِمجید ہےیعنی مطالبِ قرآن کی کُنجی ہے اِسکے معنی اور مطالب لمبی لمبی سورتوں سے بھی وسیع ہیں۔اور کیوں نہ ہو یہ سارے قرآن کے لئے بطور متن کے ہے

اس کی عظمت و اہمیت اس بات سے بھی واضح ہے کہ خدا تعالی نے اِس کو دو بار نازل فرمایا ایک بار مکۃالمکرمہ میں اور دوسری بار مدینۃ المنورہ میں۔مختصر یہ کہ سورۃ الفاتحہ عرش کے خزانوں میں ایک خزانہ ہے ۔ آ دھی سورۃ میں صفاتِ الہی کا ذکر ہے اور آدھی میں بندے کے حق میں دعا ہے۔اِس عرش کے " خزانے" یعنی اِس سورۃ کی پہلی آیت ہے یعنی میں شروع کرتا ہوں اللہ تعالیٰ کے نام سے جو رحمٰن اور رحیم ہے گویا اسی ایک آیت میں اللہ تعالیٰ کے تین نام آئے ہیں۔ ایک نام تو ذاتی ہے اور دو نام صفاتی۔اس خط میں فی الحال اِن دو صفاتی ناموں رحمٰن اور رحیم کا مختصر ذکر کر لیتے ہیں۔

رَحْمٰن

رحمان وہ ہستی ہے جو اپنی مخلوق پر بے انتہاکرم کرتی ہے اور ایسے انعامات سے اُسے فیضیاب کرتی ہے جس میں بندوں کی کسی کوشش یا عمل کا دخل نہیں ہوتا یعنی وہ ہستی تمھاری کسی محنت کے بغیر تمہیں نوازتی ہے۔ پھر یہ بھی مت بھولو کہ جس اللہ کے نام سے تم نے ابتداء کی ہے اُس کا ایک صفاتی نام رحیم بھی ہے

رَ حِیمْ

رحیم اپنے بنائے ہوئے قوانین کے ماتحت کام کرنے والے کو بہتر سے بہتر نتائج دیتا ہے یعنی محنت کو پھل سے کبھی محروم نہیں کرتا جتنی زیادہ محنت اتنا میٹھا پھل دیتا ہے

اب آگے جانے سے پیشترہم یہیں تھوڑی دیر وقفہ کرتے ہیں اور دیکھتے ہیں کہ آخر خود کو " رحیم "کہہ کر خدا تعالیٰ ہم سے کیا چاہتا ہے۔تو عزیزم ! سنو خدا تعالیٰ یہی چاہتا ہےکہ میری تخلیق بہترین محنت کر کے مجھ سے بہترین پھل کی توقع کرے ،میری تخلیق یہ بھی جان لے کہ میں نے اُسے بغیر مقصد کے پیدا نہیں کیا بلکہ وہ "عبد" ہے اور عبادت اُسکی پیدائش کی غرض ہے ۔اِس غرض کا تقاضہ ہے کہ وہ انتہائ عاجزی اور فروتنی سے خدا تعالیٰ کے ساتھ چمٹا رہے اور صفت ِرحیمیت کا تقاضہ یہ ہے کہ اللہ بندے پر بار بار رحم کرتا رہے کیونکہ یہ لفظ رحم سے ہی نکلا ہے ۔مگر بار بار انعام کرنے سے یہ مراد نہیں کہ انسان یعنی عبد ایک ہی فعل کا انعام بار بار پاتا رہے گا بلکہ یہ مراد ہے کہ وہ نیکی کی حقیقت کو سمجھ کر بار بار نیک عمل بجا لاتا رہے اور پھر بار بار نیک پھل کی خواہش بھی ضرور کرتا رہے۔ اِس طرح نیکی کرنے کی طاقت اُسکے بار بار بجا لانے کی طاقت اور بھی ترقی کر جاتی ہے جس کے نتیجے میں اللہ تعالیٰ اُسپر رحم کرتا ہے اور مومن کی نیک خواہش اور بھی ذیادہ ہو جاتی ہے اِس طرح وہ نیکی کے کاموں میں بڑھتا چلا جاتا ہے۔گویا اللہ تعالیٰ کا رحم صرف گزشتہ فعل پر انعام کا رنگ نہیں رکھتا بلکہ آئندہ نیکی کے لئے ایک بیج کا کام بھی دیتا ہے۔

بیٹے غور کرو جب صفت رحیمیت پر زور ہے یعنی خدا تعالیٰ کی صفات الہٰیہ میں سے صرف صفت رحیمیت پر اگر زور دیا جائے تو اِس صفت کا تقاضہ ہے کہ بندہ کچھ عمل کرے اور پھر انعام کی تو قع کرے یعنی جب تک بندہ کوئ عمل نہ کرے رحیم سے انعام کی توقع نہ رکھے۔رحیم رحم کرے گا اور بار بار کرے گا لیکن بندہ کسب و عمل کرے اور بار بار کرے تب سوال پیدا ہوتا ہے کہ کونسا عمل ؟ یعنی زور کس عمل پر ہے ؟

تو میرے بیٹے یوں تو ہم سب مسلمان حضرت محمدمصطفٰےصلی اللہ علیہ وسلم کے ماننے والے ہیں اور خدا تعالیٰ کی ہستی پرغیر متزلزل ایمان رکھتےہیں اور ہمارا عقیدہ ہے کہ قرآن ِمجید خدا تعالیٰ کی بھجیی آخری کتاب ہے جس میں دینِ محمدیؐ مکمل اور جامع صورت میں ہمیں عطا ہوا ہے اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیّن ہیں ۔ ہم فرشتوں ، یوم قیامت، دوزخ و جنت پر ایمان رکھتے ہیں،نماز پڑھتے ہیں، روزہ رکھتے ہیں اور اہل قبلہ ہیں، جو کچھ حلال ہے اُسکو حلال قرار دیتے ہیں وغیرہ وغیرہ ۔ لیکن ایمان اور عقیدے کے علاوہ دائرہ اسلام میں داخل ہونے کے لئے اسلام کی عمارت کے جو پانچ ستون ہیں انہیں مضبوطی سے تھامنا پڑتا ہے اور وہ ستون اپنی اپنی جگہ پر بہت اہم اور عظیم ہیں۔ اُن کی عظمت اور اہمیت پر انشاءاللہ تعالیٰ تمھارے جواب ملنے پر کچھ ضرور لکھوں گی اب دعا کے ساتھ خط ختم کرتی ہوں۔

عزیزہ کو، بچوں کو اور تمہیں پیار و سلام ۔

والسلام

میں امی تمھاری تمھارے لئے ہوں

خط (2)

بسم اللہ الر حمن الرحیم   نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

عزیزم احمد

السلامُ علیکم و رحمتہ اللہ و برکا تہ

ا لحمد للہ کہ آپ سب لوگ بچے و بیگم خوش و خرم ہیں تم نے لکھا ہے کہ تم نماز پڑھتے ہو مگر با قاعدگی سے نہیں۔ جب ننھی جاگی نہیں ہوتی ہے تو تم نماز پڑھ کر دفتر چلے جاتے ہو اور جب رات کو یہ سوئ ہوتی ہے تو پڑھ کر سو جاتے ہو گویا

تم نماز کا پانچ وقت اہتمام نہیں کرتے
تم نماز گھر پر ہی پڑھتے ہو
تم دینی ماحول کا نقشہ گھر میں پیش نہیں کرتے
تم اپنے بیٹے کو جمعہ پر ساتھ نہیں لے کر جاتے

یہ چند حقائق ہیں جو تمھارے خط سےسامنے آئےہیں ۔ اِن حقائق کا ایک ایک کر کے تجزیہ کریں گے مگر فی الحال میں گزشتہ خط کا کچھ اعادہ کر کے آگے چلتی ہوں۔
میں نے تمہیں بتایا تھا کہ ایمان کی درستگی کے بعد اعمال کی درستگی لازمی ہےاور یہ کہ سب اعمال خدا تعالیٰ کے لئے کئے جاتے ہیں اوریہ بات بھی تمہاری سمجھ میں آگئ ہے کہ خدا کا محبوب بننے کے لئے عمل ضروری ہے۔ اور عمل صفات اِلٰہیہ کے تکرار اورعبادت کا نام ہے۔عبادت کے لفظی معنی انتہائ تذلل کےہیں۔یعنی کامل بندگی ، کامل عاجزی اور کمزوری کا اقرار کرلینا۔مگر یہ یاد رکھو کہ اقرار صرف اور صرف کامل ہستی کے سامنے کرنا ہے اور کامل ہستی وہی ہےجو ہرعیب ،نقص،خامی،سستی اورغفلت سے مبرہ اور پاک ہے۔تمہیں بتانے کی ضرورت نہیں ہے کہ وہ ہستی خدا تعالیٰ کی ہے۔
تم یہ بھی جانتے ہو کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی صفتِ رحمانیت کے مطابق ،نباتات،جمادات ،پہاڑ،سمندر،سورج اور چاند سب تمھاری خدمت کر رہے اور یہ کہ وہ تمھارےکسی عمل کے نتیجےمیں تمھاری خدمت نہیں کر رہے بلکہ تمھارے اشرف المخلوقات ہونے کا اظہار کرتے ہیں۔یہ تمام کائنات خدا تعالیٰ نے تمہارے لیے تسخیر کر دی اب تمھارا فرض ہےکہ اِس کائنات سے ذیادہ سے ذیادہ فائدہ اٹھاو مگر یہ بھی یاد رہے تم بھی کسی کی مخلوق ہو۔ خادم ہو اور جس کی تم مخلوق ہو اُس خالق نے تمیہں پیدا ہی عبادت کے لیے کیا ہے، ہاں اِس ماوراء ہستی کو تمھاری عبادت سے بلکل کوئ فائدہ نہیں اور نہ اُس کو کوئ ضرورت ہے کیونکہ وہ کامل ہے،صاحب جمال و جلال ہے اپنی تمام صفات میں مکمل ہےتمھاری عبادت یا خدمت سے نعوذباللہ کوئ شان یا ترقی خدا تعالیٰ کو نہیں ملے گی ہاں مگر تمہیں اعلیٰ ترقی ، قابلیتیں ،قوتیں اور خوشحالی خدا نے اس حد تک دی ہے کہ

تم خدا تعالیٰ کی رضا سے مقامِ محمود تک پہنچ سکتے ہوبلکہ خدا اور اپنے درمیان فاصلے ختم کر سکتے ہو اور یہ تمھارے فائدے کی بات ہے جو محض عبادت سے تم حاصل کر سکتے ہو
تمھاری کوشش خدا تعالیٰ سے تمھارے تعلق کو مضبوط کردیتی ہے مگر اس تعلق اور محبت کو بڑھا نے کے لئے ارکانِ اسلام کو مضبوطی سے پکڑنا پڑتا ہے اور یہی میرے خط کی غرض ہےکہ کچھ تفصیل میں جاوں اور تمہیں بتاؤں کہ تم کس طرح اِن ارکان کو مضبوطی سے پکڑ سکتے ہو۔
میرے بچے ! مندرجہ ذیل ارکان اسلام کو سمجھنے کے لیے تفصیل میں جانا ضروری ہے
مگرتمھاری مصروفیات اور وقت کی کمی کی وجہ سے میں صرف مختصر اِن ارکان کی اغراض اور اہمیت بتاتی ہوں تاکہ عبادت کو بجا لانے کا مطلب تمہیں کسی مشکل کے بغیر سمجھ میں آجائے ویسے تمہیں یہ بتانے کی تو مجھے ہرگز ضرورت نہیں کہ اسلام جو کہ سلامتی کا مذہب ہے ان پانچ ارکان کو" نسخہِ کیمیا " کے طور پر تمھیں عطا کرتا ہے اور ان پانچ ارکان کے بارے میں تم بچپن سے ہی سنتے ، پڑھتے اور سمجھتے آرہے ہو مگر بیٹا آج یہ انتہائی افسوس کی بات ہے کہ ایک بوڑھے طوطےکے سامنے پچیس تیس سال پرانی ویڈیو فلم ریپلے کی جائے لیکن تمھارے بچوں کے لئے میں اپنی مکمل کوشش کرتی ہوں کہ ان ارکان کی آسان سی تشریح کردوں تاکہ انہیں یہ سب بتاتے ہوئے تمہیں بھی یاد آجائے

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ مُحَمَّدُ رَّسُولُ اللہ

یہ کلمہ طیبہ ہے اِسکا پہلا حصہ لا الہ الا اللہ ہے اِس کے تین فائدے ہیں۔ پہلا فائدہ یہ ہے کہ جو شخص اِسے با آواز بلند پڑھ لیتا ہے ہم اُسے مسلمان سمجھتے ہیں اور مشرک نہیں کہتے
دوسرا فائدہ یہ ہے کہ جب کوئی مومن کلمہ کے معنی پرسچائی کے ساتھ ایمان لاتا ہے تووہ دنیا کے تمام اسباب اورذرائع کوصرف اللہ کی طرف سے ہی مدد سمجھتا ہے وہ یہ دیکھ لیتا ہے کہ میرا مولا ہی ہے جس نے ان اسباب کو بنایا اوراُسی نے اِن میں تاثیر رکھی ہے
تیسرا فائدہ جس کی شہادت تمام انبیاء علیہم السلام اور اولیاء اکرام یک زبان ہو کر دیتے آئے ہیں وہ یہ ہے کہ جب اِس کلمے کو کثرت سے پڑھا جائے اور بار بار سمجھ کر دہرا یا جائے تو اللہ تعالیٰ تک پہنچنے کےلئے اور اسکی محبت پانے کی راہ میں جومشکلات، تکلیفیں ہوتی ہیں وہ آسان ہوجاتی ہیں
سو دوبارہ سنو کہ کلمے کا پہلا حصہ گناہوں کو دور کرنے کے لئے اور دوسرا حصہ یعنی "محمد رسول اللہ" نیکیوں کو حاصل کرنے کا ذریعہ ہے
اِس توحید اوررسالت کی گواہی کے بعد عمل کی زندگی شروع ہوجاتی ہے اور پھر عمل ہی ہے جس سے ہم اللہ تعالی کی صفتِ رحیم کے فیض کو حاصل کر سکتے ہیں . ہم یہ "عمل " نماز ، روزہ ،زکوٰۃ اور حج کے نام سے کرتے ہیں یہی عمل عبادت کہلاتے ہیں اور ان اعمال کو کرنے کے لیے ہمیں حوصلہ ، ہمت اور قوت چاہیے ہوتی ہے جو یقینن ہمارا خالق ہی ہمیں عطا کرتا ہے

نماز :

نماز یعنی ذکر ِ الہی پہلی اور اہم ترین عبادت ہے جس کا تعلق خدا اور بندے کے درمیان ہے۔ یہ پہلی انسانی کوشش ہے جس کی بناء پر تم اپنے رحیم خدا سے اُس کی صفت ِرحیمیت کے مطابق اجر اور رحم کی توقع کرو گے ۔ بیٹا بار بار میں نے رحیمیت کی صفت پر زور دیا ہے تو اِسکا واضح مطلب یہ ہے کہ تم اس صفت کا نظارہ کرنے کے لیے کوشش کرتے جا و گے تو وہ کوشش کرنے پر رحمت کرتا جائے گا کیونکہ
وہ **ادْعُوْنِیْ اَسْتَجِبْ لَکُمْ**
کے مطابق مانگنے والوں کو دیتا ہے ، پکارنے والوں کو سنتا ہے اور کھٹکھٹانے والوں کے لئے دروازہ کھولتا ہے تو بیٹے یہ " دستک " کیا ہے ؟ یہ نمازہی تو ہے ۔
اِس دستک کی تفصیل میں جانے سے پہلے میں تمہیں عبادت کی باقی تین اقسام بھی بتا دوں
سو عزیزم سنو کلمہ طیبہ اور نماز کے بعد خدا وند ِ عالم نے زمہداری اور ریا ضت کا ایک سبق دیا ہے اور وہ ہے رمضان شریف کے روزے

روزہ

جو دوسرا طریقہ عبادت ہے میرا خیال تو یہی تھا کہ اِن تینوں ارکان کا مختصر ذکر کر کے نماز تک پہنچوں کیونکہ یہی اصل موضوع ہے لیکن اب رمضان المبارک کا مہینہ آگیا ہے جو ہم سے یہ تقاضہ کرتا ہے کہ رمضان کا احترام کرتے ہوئے میں اِسکی اہمیت پر زور دوں تاکہ اس کا حق بھی ادا ہو۔
اگرچہ مجھے احساس ہے کہ لمبی بات تمھارے اعصاب پر گراں گزرتی ہے مگر میرے بچے مختصر بات بھی تو کبھی کبھی تمہیں چڑچڑا کردیا کرتی ہے تو چلو پھرایک درمیانی راہ اختیار کرتے ہیں
رمضان المبارک کے مقاصد جو قرآن الکریم میں اللہ تعالیٰ نے بیان فرمائے ہیں
الف : لعلکم تتقون... تاکہ تم پرہیز گار ہوجاؤ
ب: و لتکبروا اللہ علی ما ھداکم و لعلکم تشکرون : خدا نے تم کو ہدایت بخشی ہے تم اس کو بزرگی سے یاد کرواور اس کا شکر کرو
یعنی اس روحانی ریاضت کے بدلےمیں اللہ تعالیٰ روزے دارکوتقویٰ عطا کرے گا اِس میں اللہ کا خوف ، اچھے کاموں سے محبت اور بُرے کاموں سےنفرت پیدا ہوگی ۔ گویا روزہ ایک ماہ کا ریفریشر کورس ہے جو ہر سال منعقد ہوتا ہے۔ کورس کرنےوالوں کو صبر و ضبط سیکھاتا ہےاوراللہ تعالیٰ کی بڑائ وعظمت کا اقرارکرنا سیکھاتا ہے
روزوں سے انسان شکر ادا کرنا سیکھتا ہے. شکر اُس رب العزت کا جس نے روزہ دار کو یہ توفیق دی کہ استقامت کے ساتھ بھوک اور پیاس کو برداشت کر سکے برائیوں سے بچ سکے اور نیکیوں کی طرف راغب ہو سکے۔ نظم و ضبط کی پابندی کر سکے اور اپنے اندر خود اعتمادی کی قوت کو بڑھا سکے الغرض رمضان کا یہ مہینہ برکتوں کا مہینہ ہے جس میں خدا تعالیٰ کا پاک کلام قرآن ِمجید نازل ہوا تھا اور اس مہینے میں جنت کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں.

ایک حدیث رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی درج کر کے آگے چلتے ہیں ۔ حضور انور فرماتے ہیں کہ جب ماہ رمضان کی پہلی رات شروع ہوتی ہے شیطان اور
سر کش جن جکڑ د یے جاتے ہیں ، دوزخ کے دروازے بند کر دئے جاتے ہیں دوزخ کا کوئ دروازہ بلکل نہیں کھولا جاتا جنت کے تمام دروازے کھول دئے جاتے ہیں کوئ دروازہ بند نہیں کیا جاتا
منادی کرنے والا اعلان کرتا ہے کہ اے اچھائی چاہنے والے ! نیکی کی طرف متوجہ ہو اور اے برائ کا ارادہ کرنے والے تو فوری طور پر بدی سے رک جا. چناچہ اللہ تعالیٰ اس ماہ رمضان میں کئی لوگوں کو آگ کے عذاب سے آزاد فرماتا ہے اور یہ کاروائ ماہ رمضان میں ہر روز ہوتی ہے۔
سو رمضان المبارک کی عبادت اتنی فضیلت والی عبادت ہے کہ خدا تعالیٰ اپنے بندے کو اس کے بدلہ میں حاصل ہوجاتا ہے
خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ روزہ میرے لیے ہے اگرچہ اللہ تعالیٰ ہماری تمام نیکیوں کے بدلے میں دس گنا ثواب بڑھاتا ہے لیکن روزہ ایسا عمل ہے کہ اِس کے بدلے میں کوئ حد نہیں کیونکہ جب خدا تعالیٰ کا قرب ہی حاصل ہوگیا تو پھر
اللہ دے اور بندہ لے " والا معاملہ ہے اور حدیث شریف میں یہاں تک آیا ہے کہ" روزہ دار کے لیے قرآ ن شریف بھی سفارش کرے گا . تو اس سے بڑھ کر کیا سعادت حاصل ہو سکتی ہے
تم اس حد یث شریف کو ذرا پڑھو ، میری کیا طاقت کہ دریا کو کوزے میں بند کرسکوں . حضرت عبد اللہ بن عمر ؓ سےروایت ہے کہ حضور انور ﷺ نے فرمایا
روزہ اور قرآن دونوں بندے کی سفارش کریں گے یعنی اُس مومن بندے کی جو دن میں روزہ رکھے اور رات کے وقت تلاوتِ قرآن کریم کرے۔ چنانچہ روزہ اپنی زبان سے کہے گا کہ اے میرے خدا میں نے اِس بندے کو کھانے اور خواہشات سے دن کے وقت روکے رکھا لٰہذا اِس کے حق میں میری سفارش قبول فرما اور قرآن کہے گا میں نے اِس کو رات کے وقت سونے سے روکے رکھا اس لئے اِس کے حق میں میری سفارش قبول فرما۔ چنانچہ یہ دونوں سفارشات روزہ اور قرآن کی قبول ہونگی انشاء اللہ
پس اس شیطانی خیالات سے روکنے والے مہینے میں تہجد ،تراویح اور لیلۃ القدر یکجا ملتے ہیں اور یہ صرف اور صرف اِس مہینے کو افضلیت حاصل ہے وگرنہ سال بھر رات کی بیداری میں اکثر مومن خدا تعالیٰ سے باتیں کرتے ہیں، اپنی درخواستیں پیش کرتے ہیں ، راز و نیاز کرتے ہیں اور خدا تعالیٰ سے قریب ہو جاتے ہیں۔
لیکن سال میں ایک رات ایسی بھی ہے جس کے لئے خدا تعالیٰ نے خود یہ فرمایا کہ یہ رات ہزار مہینے سے بھی بہتر ہے اور یہ صرف رمضان شریف میں دستیاب ہوتی ہے ۔ بیٹے ذرا غور تو کرو کہ ایک ایسی رات کی عبادت انسان کو نصیب ہو جائے جوہزار مہینوں کی عبادت کے برابر درجہ رکھتی ہو تو وہ کیسا خوشنصیب انسان ہوگا جوایک رات میں ہزار مہینوں کا ثواب حاصل کر لے ۔
جب اُس رات فرشتے اپنے رب کے حکم سے تمام امور کے لئے اتریں تووہ فرشتوں سےاپنا حالِ دل بیان کر دے اور
پھر سلامتی کی نوید پا لے ذرا بتاؤ تو سہی اس سے بڑھ کر کیا خوشقسمتی ہے کہ آج کی رات خدا تعالیٰ اپنی تمام رحمتیں ہی بندے کے حوالے کر دے کہ جا آج تو میرے فرشتے بھی تیرے لئے د عاِ رحمت کرتے ہیں۔

مگر ایک بات نوٹ کرو کہ یہ رات واضح طور پر مقرر نہیں ہے کہ کون سی تاریخ ہوگی یعنی اُس کو پانے کے لئے رمضان کی آخری دس راتوں میں تلاش کرنا ہوگا گویا آخری دس دن کی طاق راتوں میں کوئی سی رات لیلۃ القدر ہوگی ۔
جس طرح دماغ کو تیز کرنے کے لئے کوئیز رکھا جاتا ہے اسی طرح اللہ تعالیٰ نے ایک کوئیز رکھ دیا کہ بندہ دس راتیں انہماک اور جستجو سے د عا ؤں میں لگا رہے، عبادت کو اپنے عروج پر پہنچا دے کہ وہ رات مجھے نصیب ہو جائے۔
رسولِ خدا ﷺ نے بڑی جا مع دعا فرما دی ہے جو اِس عزت والی رات میں تم کر سکتے ہو ۔آپؐ نے فرمایا " اے اللہ تو بہت معاف فرمانے والا اور بڑا کرم کرنے والا ہے اور درگزرکرنا تجھے بہت پسند ہے۔ پس تو میری غلطیوں سے درگزرفرما ۔
آمین یا رب العالمین
اِس دعا کے بعد آؤہم اگلی عبادت پر چلتے ہیں اور وہ ہے

زکوٰۃ

یہ مالی قربانی بھی اسلام کی ایک اہم عبادت ہے ۔چونکہ عبادت کوئی ٹیکس یا بوجھ نہیں اِس سے خدا تعالیٰ کا یہی منشاء ہے کہ بندہ اپنے محبوب خدا سے تعلق پیدا کرے سو یہ بھی عبادت کی ایک مثالی راہ اسلام نے بندے کے سامنے رکھ دی ہے تاکہ
اِن راہوں پر اپنی ہمت کے مطابق چل کر کوچہ خدا میں پہنچ جائے سچی عبادت اور صحیح عبادت اگر دنیا میں رائج ہو جائے تو اِس دنیا کو پیدا کرنے والے مہربان آقا سے ملاقات کی وجہ سے بُغض، ظلم اور نفرت کی جگہ محبت،ایثار اور قربانی کا جزبہ پیدا ہو جائے۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے مالی قربانی کا سات سو گنا ثواب دے کر اس کے سامنے یہ دروازہ کھول دیا اور فرمایا
خذ من أموالهم صدقة تطهرهم وتزكيهم بها (توبہ ۱۰۳) کہ اِن تمام مومنوں سے جو اِسلامی حکومت تلے رہتے ہیں۔اِن سے صدقہ لے کر اُن کے دلوں کو پاک کر دے اور ان کے مالوں کو صاف کر دے۔
پس اللہ تعالیٰ نے انفاق فی سبیل اللہ کے لئے مومنوں کو حکم دیا ہے کہ وہ اپنے مال بڑھانے کے لئے خدا کی راہ میں خرچ کریں کیونکہ خدا کی راہ میں دینے والا مال کبھی کم نہیں ہوتا بلکہ دن دوگنی رات چوگنی ترقی کرتا ہے کیونکہ اِس کا دیا ہوا اسی کے واسطے خرچ کیا جارہا ہوتا ہے
حضرت مصلح الموعود رحمہ اللہ نے انفاق فی سبیل اللہ کی تشریح بہت آسان لفظوں میں تمہیں سمجھائِی . اسے پڑھنے کے بعد تم پر یقینا" یہ واضح ہوجائیگا کہ مالی قربانی کی عبادت اپنی اہمیت اور نوعیت کے لحاظ سے منفرد ہے
آ پ فرماتے ہیں " اللہ تعالی اس آیت میں صرف اس قدر فرماتا ہے کہ جو کچھ ہم نے تمھاری ضرورتوں کے لیے دیا ہے اس کو خرچ کرو .یہ ضرورت کے مطابق ملنے والی چیز علم بھی ہوسکتا ہے ،عقل بھی ، جرأت بھی ،غیرت بھی ،وفا بھی ،ہاتھ پاؤں کی خدمت بھی ، آنکھ ناک کی خدمت بھی اور روپے پیسے کی خدمت بھی غرض کوئی چیز بھی جس کی نسبت کہا جاسکے کہ خدا تعالی نے دی ہے اور بندے کی ضرورت کو پورا کرنے کے لیے دی ہے اس کو اللہ کی راہ میں خرچ کرنے کا حکم ہے اور اگر کوئی شخص ایسا ہو کہ روپیہ تو دوسروں کو امداد کے طور پر دیتا

ہو لیکن کھانا نہ دیتا ہو یا کھانا دیتا ہو اور کپڑا نہ دیتا ہو ، کپڑا دیتا ہو مکان نہ دیتا ہو یا مکان تو دیتا ہو مگر اپنے ہاتھوں سے خدمت نہ کرتا ہو یا ہاتھوں سے خدمت تو کرتا ہو مگر اپنے علم سے لوگوں کو فایدہ نہ پہنچاتا ہو تو اس آیت پر پوری طرح عامل نہ سمجھا جائے گا . اس آیت سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ وہ اس آیت پر عامل نہیں جو صرف غریبوں کو روپیہ دیتا ہے بلکہ وہ بھی عامل ہے جو لوگوں کو علم دیتا ہے بلکہ وہ بھی عامل ہے جو یتیموں ، بیواؤں کے کام آتا ہے یہاں تک کہ موجد بھی عامل ہے جو رات دن محنت کر کے کوئی ایجاد کرتا ہے

غرض ہر عطا شدہ طاقت کے خرچ کرنے کا حکم دے کر اللہ نے معاشرے میں

تعا ون اور محبت کے قیام کا انتظام کر دیا ہے اس آپس کی ہمدردی اور تعاون سے محبت بڑھتی ہے اور معاشرہ ترقی کرتا ہے

محبت ، ہمدردی اور اخوت بڑھانے کےلیے ایک اور قدم آگے بڑھیں تو ایک اجتماعی عبادت **حج** بھی بنیاد ی اسلامی رکن ہے

حج

اس رُکن اسلام کی تفصیل میں جانے سے پہلے ایک دفعہ پھر میں عبادت کے مفہوم کو تم پر واضح کروں گی تاکہ تمہیں سمجھنے میں سہولت ہو . تو سنو کہ عبادت کا مفہوم اسلام میں یہ ہے کہ اللہ تعالی کی وحدانیت کے اقرار کیساتھ اس سے کامل محبت کرنا ،اسپر کامل بھروسہ کرنا، ساتھ ساتھ اس سے ہی کامل خوف رکھنا، اسکی صفات کو اپنانے کی کوشش کرنا اوراسکے تمام احکامات کی پابندی کرنا مگراس عبادت یعنی حج کے حکم پر پابندی میں اللہ تعالی نے سفر کی سہولت ، راستے کا امن اور انسان کی مالی استطاعت کو شرط رکھ دیا ہے

یہ آخری عبادت وہ ہے کہ جہاں تلاش کرنے والا خدا کو تلاش کر لیتا ہے اور خدا کو پالینے والوں کا اپنی آنکھوں سے دیدار کر لیتا ہے یہاں ایمان بالغیب اس کے کام آتا ہے یعنی جس طرح عاشق چاہتا ہے کہ محبوب کے گرد گھومتا رہے اسی طرح خدا تعالی کی محبت میں جان اور مال کی قربانی کر کے مومن یہ اظہار کرتا ہے کہ خدایا ! ظاہری نشان کے طور پر تو میں تیرے گھر کا طواف کر رہا ہوں جو تیرے پیارے بندے حضرت ابراہیم علیہ السلام نے تعمیر و مرمت کیا تھا اور یہی میرا قبلہ ہے اس کے گرد میرا جسم طواف کرتا ہے اور تیری دہلیز کو چومتا ہے لیکن میری روح حقیقت میں تیرے گرد طواف کرتی ہے اور روحانی دہلیز کو چومتی ہے مگر اس طریق پر میں کوئی شرک نہیں کرتا بلکل اسی طرح جیسے ایک دوست اپنے پیارے دوست کا خط پا کرچومتا ہے ارے ہاں ! یہ جواب ہے تمہارے اس بچپن کے سوال کا کہ آپ قرآن مجید کو چومتی کیوں ہیں ؟ بیٹا جانی ! کبھی دل چاہتا ہے کہ اپنے جسم کے فعل سے محبت اور انکساری کا اظہار کیا جائے اور یہ سب اچانک ہوجاتا ہے اسمیں میرے ارادہ کا دخل نہیں ہوتا بلکل ایسے جیسے میں تمہیں دیکھ کر کئی بار بے ساختہ ساتھ لگا کر پیار کر لیا کرتی ہوں

سو بیٹا ! روح کو زندہ رکھنے کے لیے جسمانی عبادت ضروری ہے

ہاں ! ایک بات اور وضاحت طلب ہے کہ حجاج پتھر کو بوسہ کیوں دیتے ہیں ؟ تو سنو !کوئی مسلمان خانۂ کعبۂ کی پرستش نہیں کرتا اور نہ ہی حجر اسود سے مرادیں مانگتا ہے بلکہ صرف خدا کا قائم کردہ ایک جسمانی نمونہ سمجھا جاتا ہے پس جس طرح ہم زمین پر سجدہ کرتے ہیں مگر وہ سجدہ

زمین کے لیے نہیں ہوتا اسی طرح ہم حجر اسود کو بوسہ دیتے ہیں مگر وہ بوسہ پتھر کے لیے نہیں ہوتا پتھر تو پتھر ہے جو نہ کسی کو نفع دے سکتا ہے نہ نقصان مگر یہ پتھر اس محبوب کے ہاتھ کا ہے پس ہم اسکو چومتے ہیں تو اس لیے کہ جسمانی طور پر اپنے ولولۂ عشق و محبت کو ظاہر کریں نہ کہ بطور پرستش۔

اچھا بیٹے ! مختصر یہ کہ خدائے رحیم نے تمھاری زندگی کے گلدستے میں عبادت کے جو پھول لگائے ہیں یہ تمھاری زندگی کو روحانی اور جسمانی دونوں لحاظ سے سنوارنے کے لیے اشد ضروری ہیں انہی پھولوں کے گلدستے سے تمھاری روحانیت کی تکمیل ہوگی اور تم اپنے خالق کو اپنی آنکھوں سے دیکھ لو گے . صرف ضرورت اس امر کی ہے کہ عبادت کے ہر پھول کو برموقع اور برمحل پانی دینا ، سینچنا اور سجانا تمہارا ذاتی عمل ہے اور ان اعمال صالحہ سے ہی زندگی مرتب ہوتی ہے

اوہو ! یہ باتیں تو ضمنا " ہوتی رہیں اور خط بہت طویل ہوگیا اچھا تو اصلی زور جس پر تھا وہ انشاللہ اگلے خط میں سپرد ڈاک کر دیا جائے گا

اللہ تعالی حافظ و ناصر ہو

وسلام

تمھاری امی

خط (3)

بسم الله الر حمن الرحیم   نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

پیارے بیٹے احمد ! خدا تمہارے ساتھ ہو

السلامُ علیکم و رحمتہ اللہ و برکا تہ

تمہارا خط ملا . شاباش کہ تم نے بہت توجہ سے پڑھا اور عمل کا وعدہ کیا ہے . تم یقینا حیران ہوگے کہ امی کو کیسے پتہ چلا کہ میں نے " توجہ سے خط پڑھا ہے "تو سنو بیٹے ! جب تم نے مجھے خط کے تقریبا ہر حصے کا جواب دیا ہے اور کچھ مزید باریکیاں حل کرنے کی باتیں کی ہیں تو اسکا مطلب بلکل واضح ہے کہ تم نے توجہ سے اس خط کو پڑھا ہے اب خدا تعالی تمہیں توفیق عطا فرمائے کہ عمل کی زندگی کو با احسن پورا کرو جزاک اللہ

اس سے پہلے کہ میں اپنی بات پر زور دوں تمہاری بات کا جواب دیتی ہوں کہ میں تقریبا تین نمازیں روز پڑھتا ہوں فجر کی نماز بیٹی کے اٹھنے سے پہلے پڑھتا ہوں اور عشاء اس وقت جب بیٹی سو چکی ہوتی ہے

تمہاری مندرجہ بالا بات بتاتی ہے کہ تم نماز گھر پر ہی پڑھتے ہو مسجد کو آباد نہیں کرتے ہو ٹھیک کہا نا ؟

بیٹا ! سابقہ دو خطوط میں تم اس نتیجہ پر یقینن پہنچ گیے ہو گے کہ نفس کو سدھارنے کے لیے کسی قدر مشقت اٹھانی پڑتی ہے اور یہ مشقت اٹھا کر اگر فایدہ مند نتایج برآمد ہوجائیں تو سودا مہنگا نہیں . ہے نا ؟

اور واضح ہو کہ صحیح عبادت وہی ہے جسمیں قدرے مشقت اٹھانی پڑے اور چونکہ رب العلمین کی ہستی اپنی صفتِ ربوبیت کے مطابق جانتی ہے کہ میری مخلوق کی طاقت اور قابلیت کتنی ہے اور اس کے مطابق تکمیل روحانیت کا نسخہ کیا ہے اس لیے اس رب العزت نے ہماری حفاظت اور ترقی کے لیے وہ نسخہ تجویز کیا ہے جوعاجزی یعنی عبادت ہی تھا اور جس عمل میں سب سے زیادہ عاجزی اور انکساری میسر آتی ہے وہ نماز ہی ہے جو روحانیت کو قوت بخشتی ہے اور جسمانی طور پر کچھ مشقت کے بعد اتنی فایدہ مند ہے کہ بندے کو خدا سے ملا دیتی ہے یہی وجہ ہے کہ خدا تعالی نے **يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ**

فرما کر مومن کی نشاندھی کر دی ہے یہ کہ مومن نماز کو گرنے نہیں دیتے وہ ہمیشہ یہی کوشش کرتے ہیں کہ انکی نماز درست اور با شر ا ئط ادا ہو یعنی وہ نماز پڑھتے وقت بیرونی اثرات سے متاثر نہیں ہوتے بلکہ نماز میں اتنی یکسوئی سے مشغول ہوتے ہیں گویا وہ اپنے خدا کو دیکھتے ہیں وہ اپنی پانچ وقت کی نماز کی حفاظت کرتے ہیں اور اسکا سلسلہ توڑنے میں اپنی شکست اور بے چینی محسوس کرتے ہیں

اسی لیے تو اللہ تعالی نے --- وَاَقِمِ الصَّلٰوۃَ لِذِکْرِیْ فرما کر نماز کو اپنا ذکر قرار دیا ہے کیونکہ صرف نماز میں ہی نمازی دل کی کیفیت اور خدا کی حقیقی شان کو سامنے لا کر اسکا احترام کرتا ہے ، پُر شوکت دعائیں مانگتا ہے ، پُر سوز التجائیں کرتا ہے نیک کاموں کی تو فیق مانگتا ہے کیونکہ وہ جانتا ہے کہ نماز ہی تمام سعادتوں کی کنجی ہے اور اسی سعادتوں کی کنجی سے سعید روحیں فایدہ اٹھاتی ہیں وگرنہ اللہ تعالی کسی کی عبادت کا محتاج نہیں ہے نہ کسی کی غفلت و بے راہروی نعوز باللہ اسکا کچھ بگاڑ سکتی ہے کیونکہ عزت و احترام سے نادان انسان ہی خوش ہوا کرتا ہے خدا کی ذات اس سے بہت بلند ہے پس عزیزم یاد رہے کہ نماز دین کا مغز ہے اور بندہ نماز میں اپنی کمزوریوں کی معافی اللہ تعالی سے مانگتا ہے اور اسکی رحمت کو طلب کرتا ہے اس طلب کے جذبہ کو ظاہر کرنے کے لیے نماز میں قیام ، رکو ع اور سجدہ مقرر کیے گیے ہیں۔

ویسے تو یہ ایک رسمی سی بات ہے لیکن یہ تمام حرکات،حکمت سے خالی نہیں بلکہ روحانیت کو مکمل کرتی ہیں میں نے پہلے بھی کسی خط میں بتایا تھا کہ روح کا اثر جسم پر اور جسم کا اثر روح پر ضرور ہوا کرتا ہے جیسے کہ ایک غمگین انسان کے پاس بیٹھ کر کوئی ہنسے اور ہنسائے تو تھوڑی دیر کے لیے غم کا اثر کم ہونے لگتا ہے اور اس خوشی کا اثر انسان کے چہرے اور دوسرے اعضاء پر ضرور پڑتا ہے اسی طرح بعض دفعہ ایک رات کے صدمہ سے بعض لوگوں کے بال سفید ہو جاتے ہیں
تو خدا تعالی نے ہماری انہی دلی کیفیات اور محبت کےاظہار کے لیے مختلف حرکات اس عبادت میں مقرر فرما دیں جسکا نام نماز ہے . مثلا انتہائی انکساری کی علامت سجدہ کرنا ہے سو جب ہم پروردگارکے سامنے کچھ بیان کرنا چاہیں گے تو دعا کے ساتھ ساتھ اپنے جسم کا سب سے اونچا حصہ یعنی سر خدا کی جناب میں جھکا کر علامتً احترام اور گریہ و زاری ظاہر کریں گے
سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ کیا اس انتہائی محبت یا گریہ کے اظہار کے لیے وقفہ کی گنجائش خدا تعالی نے رکھی ہے ؟؟
اسکا جواب یہ ہے کہ یہ تو راونڈ د ا کلاک والا نسخۂ ہے جو کہ برائیوں اور بدیوں سے نجات دینے والا اور شیطانی خیالات کو دور کرنے والا ہے بھلا اس میں ناغہ یا وقفہ کیسے ہوسکتا ہے ؟
بیٹا تم جانتے ہو کہ کامیابی کے لیے پابندی وقت ایک لازمی فیکٹر ہے تو نماز بھی جو کامیابی کا ایک اللہ کی طرف سے مقرر کیا ہوا راستہ ہے ، اس راستے پر چلنے کی لیے بھی پابندی وقت اشد ضروری ہے اسمیں ناغہ اور کسی وقفے کی گنجائش ہرگز نہیں ہے اور جیسے ہم اپنی زندگی کو سال ، مہینے ،دن اور گھنٹوں میں تقسیم کرتے ہیں اسی طرح ایک دن کو پانچ اوقات نماز میں تقسیم کیا گیا ہے . دن کے ہر حصے کو ضرورت ہے کہ وہ خیر و خوبی سے برکتوں کا متحمل ہو.کوئی لمحہ غفلت کا نہ گزرے کہ وہ کڑی ٹوٹ جائے جو نمازوں نے زنجیرکی صورت میں بنائی ہے۔

پس میرے بچے ! یقین کرو کہ جہاں تم نے ایک نماز چھوڑی وہاں زنجیر ٹوٹ گئی اور اس زنجیر کے ٹوٹ جانے سے جو دو نمازوں کے درمیان خلا پیدا ہوگیا وہ کس طرح پورا کرو گے؟ اسی لیے بہتر ہے کہ تم نماز کو اس کے صحیح اوقات میں ادا کیا کرو اور اپنی دنیا کی مصروفیات کو تھوڑی دیر کے لیے ثانوی حیثیت دے کر نماز کو اولیت دے دیا کرو ۔

حضرت اقدس مسیح موعود ؑ کی تحریرات سے بھی یہی پتہ چلتا ہے کہ یہ جو پانچ وقت نماز کے لیے مقرر ہیں یہ کوئی جبر کے طور پر نہیں بلکہ اگر غور کیا جائے تو یہ دراصل روحانی حالتوں کی ایک تصویر ہے جیسا کہ اللہ تعالی نے فرمایا کہ
أَقِمِ ٱلصَّلَوٰةَ لِدُلُوكِ ٱلشَّمْسِ
یعنی پہلی نماز کو" دلو ک الشمس" سے لیا ہے جو کہ دوپہر کے ڈھلنے کے وقت کا نام ہے اب اس مقرر وقت سے لیکر پانچ نمازیں اسطرح سمجھو جیسے یہ پانچ انسانی حالتیں ہیں . پس یہ نماز بھی اس وقت سے شروع ہوتی ہے جب غم اور وہم کے آثار شرو ع ہوتے ہیں اس وقت جب انسان پر کوئی مصیبت آتی ہے تو کس قدر پریشانی اور انکساری کرتا ہے مثلاً کسی شخص پر مقدمہ ہو تو سمن یا وارنٹ آنے پر اس کو معلوم ہوگا کہ فلاں عدالت میں مقدمہ ہوا ہے اب اس وارنٹ کا مطا لعہ کرنے کے بعد اسکی پریشانی شرو ع ہوگی کہ خدا جانے کیا ہوگا ؟ وکیل ملے نہ ملے؟ اس قسم کے تفکرات اور پریشانی سے جو زوال پیدا ہوتا ہے یہ پہلی حالت ہے جو نماز ظہر کے قائم مقام ہے
اب اس پر دوسری حالت وہ آتی ہے جب کہ وہ کمرہ عدالت میں کھڑا ہے، مخالف فریق اورعدالت کی طرف سے سوالات ہورہے ہیں ، جرح ہورہی ہے یہ ایک عجیب حالت ہے جو نماز عصر کا نمونہ ہے کیونکہ عصر نچوڑنے کو کہتے ہیں جب حالت اور بھی نازک ہوجاتی ہے اب اس شخص پر فرد جرم لگ جاتی ہے تومایوسی اور ناامیدی بڑھتی ہے کیونکہ یہ خیال ہوتا ہے کہ اب سزا مل جائے گی یہ وہ وقت ہے جو کہ نما ز مغرب کا وقت ہے
پھر جب حکم سنایا گیا اور کانسٹبل یا کورٹ انسپکٹر کے حوالے کیا گیا تو وہ روحانی طور پرنمازعشاء کی تصویر ہے یہاں تک کہ صبح صادق ظاہر ہوئی اور اِنّ مَعَ العُسْرِ یسْراً کا وقت آگیا یہ نماز فجرکی تصویر ہے
اس روحانی عدالت کا نقشہ دیکھنے کے بعد کیا ہمارے لیے نماز میں کسی ناغے کا جواز ہے ؟
نہیں ہرگز نہیں
اور بیٹا یاد رکھو کہ تارک نماز کے لیے بڑے سخت الفاظ آئے ہیں میں ہر گز اپنے قلم کو یہ اجازت نہیں دوں گی کہ تمہیں مخاطب کرتے ہوئے یہ حقیقت بیان کر ڈالے لیکن یہ بھی تو زیادتی ہوگی کہ خوشخبری تو تمہیں سنا دوں کہ نماز کو سنوا ر کر اور بلا ناغہ پڑھنے میں بڑے بڑے انعامات رکھے ہیں لیکن نماز ترک کرنے والوں کے لیے ڈرانے والےکلمات سے آگاہ نہ کروں۔

سو بچے سنو ! نماز ترک کرنے میں جو برائی ہے اس کا ذکر حد یث میں یوں آیا ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا کہ "جس کی ایک عصر کی نماز ضا ئع ہوگئی یوں سمجھنا چاہیے کہ اسکا گھربار لٹ گیا اور وہ اسکو واپس لینے پر قدرت نہیں رکھتا" اس
حد یث میں صرف ایک نماز کی قیمت اس قدر بتائی گئی ہے جو ایک شخص کے نزدیک اس کے اہل وعیال اور سارے مال و اسباب کی ہوتی ہے کون چاہتا ہے کہ اس کے سامنے اس کے بیوی بچے، مال و اسباب تباہ ہوجائے ؟
بس یہ جان لو کہ اُس کی رضا کے لیے اُسکے دربار میں پانچ بار حاضری لا زم ہے اور اِس پانچ بارحاضری کا حساب بھی سب سے پہلے ہوگا جیسا کہ رسول خدا ﷺ فرماتے ہیں کہ " روزِ قیامت سب سے پہلےنماز کے متعلق حساب ہوگا" توکون شخص پسند کرے گا کہ بیوی بچوں کے

حقوق ،والدین ،دوست ، رشتےداروں اور ہمسایوں کے حقوق تو اپنی اپنی جگہ ادا کر لے اوران حقوق العباد کی طرح باقی حقوق اللہ بھی ادا کر لے مگر جس عبادت کا حکم قرآن مجید کا پہلا حکم ہے اور جس کو رسول اللہ ﷺ نے اپنی آنکھوں کی ٹھنڈک فرمایا ہے اسکو ادا نہ کرے میرا یقین ہے کہ ایسا کم عقل انسان کوئی نہ ہوگا

توعزیزم تم نمازکواپنے وقت پر ادا کرو تاکہ تم بھی خدا کے محبوب عمل کو کرنے والے بندے بن جاؤ جزاک اللہ

محبت و پیار کے ساتھ والسلام........ تمھاری ہمدرد ماں

خط (4)

بسم اللہ الر حمن الرحیم نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

عزیزی احمد ! خدا تمھارے ساتھ ہو ، آمین
السلامُ علیکم و رحمتہ اللہ و برکا تہ
تم نے لکھا ہے کہ " امی آپ اتنا لمبا خط لکھتی ہیں کہ نماز کا وقت ختم ہوجاتا ہے "
شاباش بیٹا ! یہ بھی میرے ہی کھاتے میں ڈال دو . کیا میرا خط تمہیں پکڑ لیتا ہے ؟
بھئی یہ ضروری تو نہیں کہ تم سارا خط ایک ہی وقت میں پڑھ کر دراز میں ڈال دو بلکہ اس خط کو آرام سے اور دو تین بار پڑھو اور ان الفاظ کو خالی حروف مت خیال کرو بلکہ یہ تو میرے دل کی پکار ہیں جو اللہ تعالی کے ارشاد کی تعمیل میں لکھے ہیں
خدا سورۃ طہٰ آیت نمبر ۱۳۳میں فرماتا ہے "اپنے اہل کو نمازوں کی تلقین کیا کرو اور پھر صبر سے اس پر قائم ہوجاؤ" اور کیونکہ یہ قانون قدرت ہے کہ بچے اپنے ماں باپ کے پیچھے چلتے ہیں اسی لیے میں تمہیں نماز کی تلقین کرتے ہوئے خود بھی نماز پر قائم رہتی ہوں اور اس آیت کی تعمیل کر کے خوشی محسوس کرتی ہوں
اچھا بیٹا ایک تو تم خط لمبا ہونے کا شکوہ کرتے ہو اور دوسرے خود ہی ایک نیا مسلہ کھڑا کر دیتے ہو جو کہ تقاضہ کرتا ہے کہ میں تسلی بخش جواب مہیا کروں اب سوال کیا ہے تو جواب سننے کا حوصلہ پیدا کرو اور میرا خیال ہے کہ صبرکا پھل میٹھا ہوتا ہے
ٹھیک ہے تو پھر آگے چلو -----------
تمہارا سوال اس خط میں یہ تھا کہ دنیا میں بہت سے لوگ ایسے بھی دیکھے گیے ہیں کہ پانچ وقت کے نمازی ہیں لیکن تمیز سے خالی اور غیرت سے عاری ہیں . ایسا کیوں ؟
بیٹا ! اس بات کو سمجھنے کے لیے تم کو نماز کے حقیقی معنوں پر غور کرنا ہوگا . صلوٰۃ صلیٰ سے ہے جس کے معنی لکڑی کوگرم کر کے سیدھا کرنے کے ہیں اسکے علاوہ خامیوں کو دور کرنے اور خرابی سے بچانے کے ہیں تو ایسے میں کس طرح ممکن ہے کہ جس عبادت کے لفظی معنی ہی اتنے شاندار ہوں اسکو ادا کرنے والا اسکی روحانی کیفیت سے دو چار نہ ہو سکے اور معاشرے کا ناپسندیدہ فرد بن جائے
قرآن مجید میں خدا تعالی نے واضح الفاظ میں فرمایا ہے کہ
اِنَّ الصَّلٰوۃَ تَنۡہٰی عَنِ الۡفَحۡشَآءِ وَ الۡمُنۡکَرِ
یعنی نماز کھلے طور پر بے حیائی سے روکتی ہے . اس آیت میں صلوٰۃ کا لفظ استعمال ہوا ہے جس کے معنی میں پہلے ہی بتا چکی ہوں گو عام زبان میں ہم نماز کا لفظ عبادت کے لیے استعمال کرتے ہیں مگر معنی وہی ہیں کہ خرابیوں سے بچانے والی تو اصل میں اس شخص کی نماز میں کہیں نہ کہیں ضرور کجی رہ جاتی ہے اور دکھا وا ،ریا کاری اسکی نماز کو ضائع کردیتے ہیں جب کہ یہ منافقت تمہیں نظر بھی نہیں آتی ورنہ خود سوچو کہ جو چیز انسانی فکر کو بلند کرتی ہو ، خواہشات سے بچنے کا موجب ہو ،خرابیوں اور خامیوں سے بچانے والی ہو تو میری سمجھ میں نہیں آتا کہ کس طرح ایک انسان اگر سنوا ر کر نماز پڑھے تو بھی ان برائیوں سے بچ نہ پائے ؟

تم جانتے ہو کہ نماز دین کا ستون ہے اور ستون کی اہمیت سے بھی تم بخوبی وا قف ہوکہ اگر ستون کمزور ہوجائے تو عمارت کا کیا حشر ہوگا ؟
بے نمازی اس ستون کو کمزورکردیتا ہے اور دکھاوے کی نماز پڑھنے والا اس ستون کو مخدوش کر دیتا ہے پس ایسے میں اس ستون میں وہ مضبوطی پیدا نہیں ہوتی جونمازمیں لذت اورسکون پیدا کر سکے ایسی نماز تو بیٹا سچے معنوں میں نماز نہیں ہوسکتی . حقیقی نماز وہ ہے جو دلی لگاؤ سے ادا کی جائے نماز میں غفلت برتنے کے ساتھ ساتھ ریاء کے طور پر نماز پڑھنے کی قرآن میں سخت مذمت آئی ہے
ا ور حضرت مسیح موعود علیہ السلام بھی اس سلسلے میں تحریر کرتے ہیں " نماز ایسے ادا نہ کرو جیسے مرغی دانے کھانے کے لیے ٹھونگے مارتی ہے بلکہ سوز وگداز سے ادا کرو، بہت دعائیں کرو کیونکہ نماز مشکلات کے حل کی کنجی ہے ،اپنی مادری زبان میں بھی بہت دعا کیا کرو تاکہ دل میں سوز و گداز پیدا ہو اور جب تک ایسی کیفیت پیدا نہ ہو اپنی یہ کوشش ترک نہ کرو کیونکہ اسی سے تزکیہ نفس ہوتا ہے اور سب کچھ ملتا ہے "
آنحضرت ﷺ ایسے ہی دلی لگاؤ سے نماز ادا فرماتے تھے بعض دفعہ تو نماز پڑھتے پڑھتے آپ ؐ محبت اور سرور سے پکار اٹھتے کہ "اے میرے رب میری روح اور میرے دل نے بھی تجھے سجدہ کیا " . ایسی ہی نمازیں انسان کو خدا سے ہم کلام کر دیتی ہیں
سو بیٹا جس نماز کے لیے تم نے لکھا ہے کہ بدیوں سے نہیں روک پاتی وہ ایسی ہی نماز ہے جس میں نہ کامل یکسوئی ہوتی ہے نہ ایسی نماز سے تزکیہ نفس ہوتا ہے دکھاوے کی نماز میں شیطانی وسا وس نے گھیرا ہوتا ہے ایسا شخص کھوکھلی نماز پیش کرتا ہے اس کو پتہ ہی نہیں ہوتا کہ کھڑا کہاں ہے اور مانگ کیا رہا ہے
نمازی کے لیے تو حکم ہے کہ خدا تعالی کی عبادت اس رنگ میں کر گویا تو اُس کو دیکھ رہا ہے اور اگر ایسا نہ کر سکے تو کم از کم ایسا ضرور لگے کہ خدا تعالی تجھے دیکھ رہا ہے، نماز پڑھتے وقت سوچ کر پڑھیں ، خشوع وخضوع کے ساتھ ادا کریں ،سورہ فاتحہ پر زور دیں اس کی تکرار بھی کریں خصوصا " ایاک نعبد و ایاک نستعین" کا بار بار دہرانا طبیعت میں انکساری اور عاجزی پیدا کرتا ہے
سوچو کہ یہ کیسے ممکن ہے کہ تم براہ راست خدا سے مخاطب ہو کر ایاک نعبد کہو اور وہ نعوز باللہ رخ پھیر لے جب کہ اللہ تعالی فرماتا ہے کہ" یہ آیت میرے اور میرے بندے کے درمیان مشترک ہے اس لیے میرے بندے نے کچھ مانگا میں اسے دوں گا " .
یہ تو تم جانتے ہی ہو کہ سورۃ فاتحہ قرآن کے خزانوں میں سے ایک خزانہ ہے اور اس کو ہر رکعت نماز میں پڑھنا ضروری ہے اسکی سات آیات میں سے آدھی صفات اللہ اور باقی آدھی میں بندے کے حق میں دعا ہے اور وہ بھی جمع کے صیغے میں ہے یعنی ہم عبادت کرتے ہیں ، ہم مدد مانگتے ہیں ، ہمیں سیدھا راستہ دیکھا تو یہ امر اشارہ کرتا ہے کہ عبادت کو اسلام نے اجتماعی فعل قرار دیا ہے اور باجماعت نماز پر خاص توجہ دی گئی ہے

باجماعت نماز

بچے ! تمہارے خطوط سے اندازہ ہوا کہ تم نماز گھر پر ہی پڑھتے ہو یہ تو میں جانتی ہوں کہ اگر تم باجماعت نماز کی اہمیت سمجھتے تو جان بوجھ کر ایسا نہ کرتے سو تمہارے علم میں لاتی ہوں کہ

قرآن مجید میں اللہ تعالی نے جہاں بھی نماز کا حکم دیا ہے وہ دراصل باجماعت نماز ہی ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ نماز باجماعت اسلام کے اہم اصولوں میں سے ہے اور سوائے مجبوری کے نماز کو مسجد میں باجماعت ہی ادا کرنا چاہیے

رسول اللہؐ نے باجماعت نماز کے متعلق فرمایا کہ باجماعت نماز اکیلے نماز پڑھنے سے ستائیس گنا افضل ہے یعنی ایک اور ستائیس کا فرق ہے تو سوچو یہ صورت کتنی افضل ہے کہ اگر کبھی نماز صحیح طور پر نہ پڑھی جاسکے یا قضا ہوجائے تو ستائیس نمازوں کا ثواب ہی ساری کمی پوری کردے گا انشاللہ

ویسے اگر اس ثواب کے علاوہ بھی غور کیا جائے تو باجماعت نماز کی اہمیت کے ساتھ بہت حکمتیں جڑی ہیں مثلا

ایک جگہ جمع ہونے سے آپسی محبت بڑھتی ہے

ایک دوسرے کے حالات سے آگہی ہوتی ہے

سستی دور ہوتی ہے

ایک دوسرے کی نیکیوں کا اثر قبول کیا جاسکتا ہے

اجتماعی دعا کا موقع ملتا ہے

آپس کے اختلافات اور ناراضگیاں دور ہوتی ہیں

باہمی مساوات اور اخوت کا سبق ملتا ہے

امام کی اطاعت کا جذبہ پیدا ہوتا ہے

ان حکمتوں کو حاصل کرنے کے لیے یقینن کوئی مقام بھی ہونا چاہیے جہاں سب باجماعت نماز کے لیے اکھٹے ہوں تو وہ مقام مسجد ہے. مسجد کے لفظی معنی ہیں سجدہ کرنے کی جگہ اور اس سجدہ گاہ کو آباد کرنے اور خوبصورت بنانے کے لیے

ضروری ہے کہ یہاں لوگ اجتماعی سجدہ کریں اسی لیے اذان میں

حَیَّ عَلَی الصَّلاۃِ یعنی نماز کی طرف چلے آو، اور

حَیَّ عَلَی الفَلاحِ یعنی حقیقی کامیابی کی طرف چلےآ ؤ

کا اعلان کیا جاتا ہے

اسلام میں نماز سے کچھ پہلے اذان اسی لیے دی جاتی ہے کہ مسلمان اس کو سن کر اپنے روز مرہ کاروبار وغیرہ میں وقفہ دیں اور نماز کی تیاری کر لیں، اب یہ تیاری کیا ہے ؟ اسکی اہمیت پرکسی اگلے خط میں لکھوں گی ، فی الحال یہ بات جان لو کہ باجماعت نماز ہی حقیقی کامیابی کی کنجی ہے اوریہ کہ نماز کھوکھلی اوردیکھاوے کے لیے نہیں بلکہ اللہ تعالی کے ذکر، اسکے شکر اور اس سےاپنے دل کی مرادیں طلب کرنے کے لیے دل لگا کر پڑھنی چاہیے

میری تودعا یہی ہے کہ میرا بیٹا بھی خشوع وخضوع سے باجماعت نمازادا کرنے والا بن جائے

آمین یا رب العالمین

بیگم اور بچوں کو سلام و پیار

آئیندہ مختصر خط لکھنے کا وعدہ رہا

والسلام.........دعاگو امی تمھاری

خط (5)

بسم اللہ الر حمن الرحیم نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

عزیز بیٹے خدا تعالی تمہارے ساتھ ہو

السلامُ علیکم و رحمتہ اللہ و برکا تہ
پچھلے خط میں میں نے تمہیں باجماعت نماز کی اہمیت کے بارے میں بتایا تھا کہ باجماعت نماز ہی اصل نماز ہے اور یہ حکم مردوں کے لیے ہے سو جہاں بھی قرآن مجید میں نمازکا ذکر ہےوہ باجماعت نماز ہی مراد ہے . تم جانتے ہی ہو کہ باجماعت نماز میں امام اور مقتدی کا ایک لا ئحہ عمل طے ہے میں چاہتی ہوں کہ اسپر کچھ جملے لکھ دوں تاکہ تمہیں بات سمجھنے میں آسانی ہو واضح رہے کہ تم کسی غیر متقی امام کے پیچھے نماز نہیں پڑھتے اور یہ جاننے کے لیے بظاہر کچھ شرایط ہیں یہ کہ
تمہارا امام تم میں سے ہو
ایسا شخص جسکو قرآن کریم زیادہ حفظ ہو
اور اگر یہ خصوصیات ایک سے زیادہ افراد میں ہوں تو جو عالم اور فقہہ جانتا ہو وہ امام بن جائے
اور اگر اسمیں بھی سب برابر ہوں تو بڑی عمر کے فرد کو ترجیح دینی چاہیے سوائے اس کہ ایسا شخص دوسرے کو اجازت دے اور
اگر کسی سے ملنے اس کے گھر جاؤ تو میزبان امام ہوگا سوائے اس کے کہ وہ دوسرے کو اجازت دے
پھر مقتدی کے لیے یہ ضروری ہے کہ نماز کے دوران کوئی بھی حرکت امام سے پہلے نہ کر ے
تم نے لکھا ہے کہ امی نماز کی تیاری اوراسکی اہمیت سے انکار نہیں مگرظہراورعصر کا وضو کیسے کروں جب کہ جرابیں بوٹ کام کے دوران اتارنے اتنے آسان نہیں جتنے آپ سمجھتی ہیں لیکن بچے یاد رہے کہ وضو نماز کی پہلی شرط ہے . نماز کا ارادہ کرنا ، وضو کرنا ، صاف ستھرے کپڑے پہن کر نماز کے لیے مسجد میں دعا ئیں کرتے ہوئے داخل ہونا یہ تمام ہی عبادت کی راہیں ہیں اور ان راہوں پر چلنے کے لیے ہمیں چستی اور پاکیزگی اختیار کرنی ہوتی ہے . روحانی اور ظاہری پاکیزگی کے لیے وضو کرتے ہوے دعا ہے
اللَّهُمَّ اجْعَلْنِي مِنَ التَّوَّابِينَ وَاجْعَلْنِي مِنَ الْمُتَطَهِّرِينَ جس کا آسان مطلب ہی پاکیزگی اور توبہ استغفار کی درخواست ہے
یہ تو وضو کی دینی حکمت ہے اسکے علاوہ عام فہم بات جو روز ہی دیکھنے میں آتی ہے وہ یہ کہ جب بھی تم صبح سے دوپہر تک اپنے دفتری کاموں سے تھک جاتے ہو تو اگر صرف ٹھنڈے پانی سے منہ ہاتھ ہی اچھی طرح دھو لو تو ساری تھکان دور ہوجاتی ہے یا سرد موسم میں کاموں سے نڈھال ہو اور گرم پانی سے ہاتھ پاؤں دھو لو تو بھی ہلکے پھلکے ہو جاتے ہویہ نسخہ ہے ذہنی بیداری ، جسمانی چستی اور کام میں یکسوئی کے لیے اور یہی نسخہ جب ان تمام فایدوں کے ساتھ گناہوں کی گرمی کو کم کردے تو یہ وضو کہلاتا ہے

ہاں ! ایک بات یہ بھی مدنظر رکھو کہ اسلام کیوں کہ بہت پیارا اور آسان دین ہے اس لیے ایک آسانی بھی اپنے ماننے والوں کو دی ہے اور وہ یہ ہے کہ جب پانی میسر نہ آئے یا پھر انسان بیمار ہو یا پانی سے وضو کرنے پر بیمار ہونے کا خطرہ ہو تو " تیمم " کا حکم دے دیا گیا ہے تیمم میں پاک مٹی یا پاک گرد والی کسی چیز پر ہاتھ مار کر اپنے منہ ، ہاتھوں اور بانہوں پر پھیر لینے سے ہی تیمم ہوجاتا ہے

ایک بات یہ بھی یاد رہے کہ عبادت میں اور مقاصد کے علاوہ نماز پڑھنے والے کی ظاہری حرکات اسکو چست اور ہشیار رکھنے کے لیے ہوتی ہیں اگر خط بہت لمبا ہوجانے کا خطرہ نہ ہوتا تو بیٹا میں تمہیں ہر حرکت نماز کے فواید کے بارے میں کچھ نہ کچھ ضرور بتلاتی ، کیا خیال ہے ؟ چلو یوں کرتے ہیں کہ اگلے کسی خط میں اس پر تفصیل سے بات کروں گی کہ خدا تعالی نے نماز میں کیا کیا حکمتیں رکھی ہیں اور کس طرح ہمارے لیے زندگی کے سامان پیدا کیے ہیں جو ہمیں روحانی اور جسمانی دونوں طرح سے زندہ رکھتے ہیں

وضو کے بعد اب ہم اس پوزیشن میں آگیے ہیں کہ نماز کے لیے خدا کے حضور قبلہ رو کھڑے ہوجائیں اور

اِنِّیْ وَجَّهْتُ وَجْهِیَ لِلَّذِیْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضَ حَنِیْفًا وَّ مَا اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِیْنَۚ کہتے ہوئے نماز کی نیت کر لیں

انشاللہ اگلے کسی خط میں مزید آگے چلیں گے فی الحال تو یہ کہ نماز کو اسی لیے ساتھ رہنے والا مربی کہا گیا ہے کہ اسکی شروعات سے اختتام تک تمام تیاری اور حرکات کوئی نہ کوئی حکمت اور فایدہ ساتھ لیے ہوے ہیں اور مجھے یقین ہے کہ تم بچپن سے نماز کی ان کیفیات سے اچھی طرح واقف ہو ضرورت صرف اس بات کی ہے کہ تم اپنے دل کی آنکھ سے یہ نظارہ کرو کہ آخر خدا تعالی نے "اقامت الصلوات " میں کیا کیا حکمتیں رکھ دی ہیں تاکہ کوئی ناغہ ، سستی ،ریڈیو ، ٹی وی وغیرہ تمھاری نماز کی کوالٹی پر اثر انداز نہ ہوں

آمین یا رب العلمین

وا لسلام تمھاری امی

خط (6)

بسم الله الر حمن الرحیم   نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

عزیزی احمد ! خدا تمہارے ساتھ ہو آمین
السلامُ علیکم و رحمتہ اللہ و برکا تہ

تمہارا خط ملا پڑھ کر خوشی ہوئی کہ تم نے میرے خط کو بغور پڑھا اور کچھ نئے سوالات تمہارے ذہن میں
آ ئے . نماز سے پہلے نیت کے متعلق تمہارے سوا ل کا جواب یہ ہے کہ ان تمام الفاظ کا مطلب یہی ہے کہ میں اپنی تمام تر توجہ خدا تعالی کی طرف کرتا ہوں جو زمین و آسمان کا خالق ہے اورمیں شرک سے قطعی بیزاری کا اظہارکرتا ہوں. یہ نیت کرکے قبلہ رو کھڑے ہوکر تم دونوں ہاتھ کےانگوٹھے اپنےکانوں کی لوؤ ں تک لا کراللہ اکبر کہتے ہو اس ظاہری حرکت کا مطلب یہ ہے بیٹا کہ تم دوسرے تمام خیالات سے دور ہو کر عبادت الٰہی میں محو ہونے کی شروعات کر رہے ہو یعنی تم دل سے مکمل طور پر اللہ تعالی کی طرف متوجہ ہونا چاہتے ہو
اب تم مؤدب کھڑے ہوکر اللہ تعالی کے سامنے یہ اقرار کرتے ہو کہ اے اللہ تو ہر نقص سے پاک ہے اور ہر وہ خوبی جو تیری شان کے لائق ہے تجھ میں موجود ہے ،تیرا نام تمام برکتوں کا مجموعہ ہے اور تیری شان بہت بلند ہے ،تیرے سوا کوئی بھی عبادت کے لائق نہیں
اس کے بعد تم **أعوذ باللہ من الشیطان الرجیم** کہتے ہو کہ اے اللہ میں ہر اس بد روح سے جو تیری درگاہ سے دور کی گئی ہے تیری پناہ چاہتا ہوں کہ اسکا مجھ پر اثر نہ ہو اور تیری درگاہ سے میں دور ہونے والوں میں شامل نہ ہوجاؤں .اس کے بعد سورۃ فاتحہ پڑھتے ہو پھر آمین کہنے کے بعد کوئی سی ایسی سور ۃ پڑھتے ہو جو تین سے زیادہ آیات پر مشتمل ہو اللہ اکبر کہہ کر رکوع میں چلے جاتے ہو اور سبحان ربی العظیم کہہ کر تم اپنے رب کی شان و وسعت کا تین بار اقرار کرتے ہو پھر سمع اللہ لمن حمدہ کہتے ہوے واپس مؤدب کھڑے ہوجاتے ہو اور اپنے رب کی تعریف کرتےہوئے اعلان کرتے ہو کہ میرے رب سب تعریف تیرے لیے ہے اور پھر اللہ اکبر کہتے ہوے تم اس کیفیت میں آجاتے ہو کہ تذلل کی حقیقی روح تم پر غالب ہوجاتی ہے اور تم اپنے جسم کا سب سے بلند حصہ خدائے دو جہاں کے آگے بے ساختہ جھکا دیتے ہو ، تمہارا ماتھا زمین پر پوری طرح لگا ہوا ہے اور تمہاری سات ہڈیاں زمین پر ُجھک کر اسکی شان اور بلندی کا اظہار کررہی ہیں اور تم تین بارعاجزی سےدہراتے ہو
سبحان ربِّيَ ألأعلی . سجدے سے اللہ اکبر کہہ کر دوزانو رہتے ہو اور یہاں تم دعا بین السجدتین پڑھتے ہو کہ میرے رب میرے گناہ معاف کر اور مجھ پر رحم کر ، مجھے سب صداقتوں کی طرف رہ نمائی بخش مجھے اپنے پاس سے حلال اور طیب
رزق عطا فرما اور تمام نقصانات سے بچا

بیٹا! یہ اعلی دعا کرنے کے بعد تم پہلے کی طرح دوسرا سجدہ کرتے ہو اور سجدے میں اپنی زبان میں اپنے خدا سے خوب دعائیں مانگتے ہو پھر اللہ اکبر کہہ کر کھڑے ہوجاتے ہو اور اس طرح تمھاری ایک رکعت مکمل ہوجاتی ہے
اسی طرح دوسری رکعت مکمل کر کہ تم تشہد پڑھتے ہو ، درود شریف پڑھتے ہو پھر ایسی تمام دعائیں جو تمہیں یاد ہوں پڑھ کر پہلے دائیں پھر بائیں بقدرے بلند آواز سے سلام پھیر لیتے ہو لیکن یہ سلام تم تبھی پھیرو گے جب یہ رکعات دو ہوں اگر چاررکعات ہونگی تو تشہد کے بعد اللہ اکبر کہہ کر کھڑے ہو جاؤ گے اور مزید رکعات ادا کرو گے
نماز کے دوران تمھاری بیداری اور چستی قائم رہنی چاہیے تمہارا اخلاص اور یقین ہر قسم کی بے دلی اور لاپرواہی پر حاوی ہوجانا چاہیے اس طرح کہ نماز کے دوران تمھاری ہر حرکت خدا تعالی کی شان اور عظمت کا اقرار کرتی ہو . جس زبان سے ہم خدا کی بڑائ بیان کرتے ہیں اسی زبان سے اسی دم ہم اپنی کمزوریاں اور غلطیاں اس کے سامنے پیش کر کے معافی کے طلب گار ہوتے ہیں
ایسے میں تم سوچ سکتے ہو کہ نماز میں ناغہ کر کے تم کتنی بڑی سعادت کھو بیٹھتے ہو
مجھے یقین ہے اس خط کو پڑھنے کے بعد تم خود بھی تمام تقاضوں کے ساتھ نماز کی حفاظت کرو گے اور انشاللہ دوسروں میں بھی نماز کو رائج کروانے کی کوششیں کرو گے کیونکہ " اقامت الصلوٰۃ " کا مطلب یہ نہیں کہ صرف تم نماز کے لیے کھڑے ہوجاؤ بلکہ مراد یہ بھی ہے کہ دوسروں کو بھی نماز کے لیے کھڑا کرو
خدا کرے کہ تم اللہ سے توفیق پا کر
۱: نہ تو نماز کی زنجیر توڑو گے
۲: نہ بے دلی اور سستی والی نماز ادا کرو گے
۳ : اور نہ ہی جمعہ ، عیدین کی نماز میں دفتری اور تجارتی مصروفیات کو حائل ہونے دو گے انشاللہ
خدا وہ دن کبھی نہ لائے کہ خدا تمہیں کہے کہ اے بندے کیا تم رک جاؤ گے اور شیطان اپنے مقصد میں کامیاب ہوجائے گا ؟
کیا اپنی دلچسپیوں میں مشغول ہوکر تم ذکرالہی سے غافل ہوجاؤ گے ؟
یہ تو اُس محبت الہی سے وفا نہیں جسکا تم دعوی کرتے ہو جس کا تقاضہ یہی ہے کہ تم نماز کو اولیت دو کیونکہ عمل کی پہلی اور آخری سیڑھی یہی ہے اور پہلی سیڑھی پر چڑھے بغیر کوئی کام آسان نہیں ہوتا ، کوئی کامیابی نصیب نہیں ہوتی
یاد رہے کہ فلاح پاتا ہی وہ شخص ہے جو اپنی نمازوں میں اپنے رب کے حضور روتا ہے ، گڑگڑاتا ہے اور خوب دعائیں مانگتا ہے
میں تو چاہتی ہوں تم ہر ماہ اپنی نمازوں کے بارے میں ایک آ بجیکٹیو ٹیسٹ حل کرو پھر تمہیں خود بخود علم ہوجائے گا کیا تم
يُقِيمُونَ ٱلصَّلَوٰةَ کی فہرست میں آتے ہو ؟
ہر سوال کے پانچ نمبر رکھ لو نیگیٹو مارکنگ کے بعد بھی اگر تم تیس یا چالیس نمبر حاصل کر لو تو گریڈ "بی " میں پاس ہوسکتے ہو . یہ ٹیسٹ حل کرو تو ذرا
۱: کیا خود نماز سنوار کر ادا کرتے ہو ؟

۲: کیا تمام ظاہری شرایط کے مطابق نماز ادا کرتے ہو ؟
۳: کیا تندرستی میں اور پانی کی موجودگی میں مکمل وضو کر کے نماز پڑھتے ہو ؟
٤: کیا صحیح وقت پر نماز پڑھتے ہو ؟
٥: نماز میں قیام ، رکوع ، سجود ، تشہد سب عمدگی سے ادا کرتے ہو ؟
٦: مقررہ عبادات ، آیات اور دعائیں اپنے اپنے موقع پر عمدگی سے پڑھتے ہو ؟
۷ : کیا دوسروں کو بھی نماز کی ترغیب دیتے ہو ؟
۸: کیا اپنی اور دوسروں کی سستی کو چستی میں بدلنے کی کوشش کرتے ہو ؟
۹: کیا ماہ رمضان میں کبھی تہجد کے لیے لوگوں کو جگایا ہے ؟
۱۰: کیا اپنے بچوں خصوصا بیٹوں کو جمعے پر ساتھ لے کر گیے ہو ؟
۱۱ : کیا تم ہر ہفتے یا ہر مہینے یا ہر سال میں کم از کم ایک یا دو بار صلواةالتسبیح پڑھتے ہو ؟
۱۲: اگر کبھی نمازقضا ہوجاۓ تو کیا نوافل سے اسکا حساب پورا کرتے ہو ؟
امید ہے اپنے جواب کے ساتھ یہ ٹیسٹ حل کر کے ضرور بھیجو گے انشا اللہ

وا لسلام
تمھاری ہمدرد ...... تمھاری امی

خط (7)

بسم اللہ الر حمن الرحیم   نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

پیارے احمد

السلامُ علیکم و رحمتہ اللہ و برکا تہ

خدا کرے کہ تم خیر و عافیت سےہو. آج کا خط میرے پچھلے تمام خطوط کا ماحا صل ہے. یہ سب مختصرا " دوبارہ سے اس لیے درج کرتی ہوں کہ تمہیں جب بھی فرصت کے کچھ اوقات ملیں یہ چند اوراق پڑھ لیا کرو تو انشاللہ تمہیں خود بخود نماز کی لیے رغبت پیدا ہوجاۓ گی ، نماز اپنی اہمیت تم سے منوا لے گی اور یہ عبادت جو دین اور دنیا میں ہمیشہ تمہارے کام آ ئے گی بخیر و خوبی سر انجام پاجاۓ گی

اے میرے بیٹے ! یہ عبادت جو یقینن خدا تعالی کی زیارت کا قایم مقام ہے کسی لمحے بھی تمہارے وجود سے الگ نہ ہو کیونکہ کامیابی کے لیے استقلال اور تکرار کی بہت ضرورت ہوتی ہے

اللہ تعالی قرآن کریم میں فرماتا ہے يَـٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوٓا۟ إِذَا لَقِيتُمْ فِئَةً فَٱثْبُتُوا۟ وَٱذْكُرُوا۟ ٱللَّهَ كَثِيرًا لَّعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ : سورت انفا ل ٤٥

اے وہ لوگو جو ایمان لاۓ ہو جب تمہارا مقابلہ کسی جماعت سے ہو تو ثابت قدم رہو اورکثرت سے اللہ کا ذکر کرو تاکہ تم کامیاب ہوجاؤ : یعنی کامیابی کے دو گُرہیں ایک قدم جمانا اور دوسرا دعاؤں پر جم جانا . تم نے رسہ کشی کا کھیل تو ضرور کھیلا ہوگا جس میں پاؤں کا جمانا ہی اصل کامیابی ہے اگر اس کھیل میں حد فاصل سے قدم ایک انچ بھی آگے کو بڑھ جاۓ توقدم ڈگمگا جاتے ہیں اور شکست گلے پڑ جاتی ہے پس اسی لیے جب تک تمہارا نفس تمام رسیوں کے ساتھ جکڑا ہوا ، تمھاری حد میں ، تمہارے ماتحت نہ ہوجاۓ تم فاتح قرار نہیں دیے جاسکتے

دوسرا کامیابی کا نسخہ ذکر الہی ہے جس پر استقلال ضروری ہے .تم جانتے ہی ہو کہ ہر انسان جب بھی کوئی کام کرتا ہے تو وہ انعام کی تو قع یا خوف کے جذبے سے متاثر ہوکر کرتا ہے تم ذکر الہی یعنی عبادت اسی لیے بجا لاتے ہو کہ خدا کی رحمت اور اس کی فضل کی تو قع تمہیں ہوتی ہے . تمہارا دل اکثرچاہتا ہے کہ اپنےپیدا کرنے والےکا شکریہ ادا کرے اور پھر ان ہی جذبات سے لبریز ہو کر تم اللہ کے دربار میں اپنی حاجات بیان کرتے ہو ، دعائیں پیش کرتے ہو اور دنیا کی زیادتیوں ، اپنی پریشانیوں پر گلہ شکوہ بھی کرتے ہو اور جب تمھاری اس دستک پر تمہارا خدا تمھاری گریہ و زاری سن لیتا ہے تو تم اسکا شکریہ بھی ادا کرتے ہو ، بار بار کرتے ہو . اس لمحے تمہارے اندر کہیں ایک خوف کا احساس بھی چھپا ہوتا ہے جو تمہیں یاد دلاتا ہے کہ تم عبد ہو اور اپنے اس احساس کے نتیجے میں تم اپنی عبدیت کو قائم رکھنے کے لیے نیک اعمال کبھی روزہ ، کبھی زکوات تو کبھی نماز کے ذریعے ادا کرتے ہو اس طرح تم حقوق اللہ اور حقوق العباد کو ساتھ ساتھ لیکر چلتے ہو اور یہ سب حقوق تم ایک انجانے خوف کے تحت کرتے ہو جو خدا تعالی کی عظمت اور یوم آخرت

کا خوف ہے ۔ یہی خوف ایک پاسبان کی حیثیت سے تمھارے وجود کا حصہ بن جاتا ہے تم ایک پرخلوص عبد بن کر اپنی عبادات جاری رکھتے ہو اور ان سے کبھی غافل نہیں ہوتے

کامیابی کا ہی ایک گُر " پرکھ " بھی ہے کہ انسان اپنے اعمال کا جایزہ لیتا رہے یعنی یہ کہ وہ جو کچھ کرتا ہے وہ کہیں ناقص کوشش تو نہیں ، صحیح کوشش ، صحیح عمل پر ختم ہوتی ہے اور صحیح عمل ہی کامیابی کا ضامن ہے اور یاد رہے کہ صحیح عمل کے لیے ضروری ہے انسان پہلے یہ کوشش کرے کہ اس کا پچھلا حساب درست ہو ، وہ خدا تعالی سے اپنی سابقہ لغزشوں کی معافی مانگے ، ندامت کا احساس پیدا کر کے توبہ اور استغفار کرے جو بھی نیک فرایض ادا کر سکتا ہے ضرور کرے اور گو کہ نمازیں جو قضاء ہوگئیں ہیں ان کو کوئی شخص دوبارہ نہیں پڑھ سکتا اور نہ ہی شریعت میں ایسا کوئی حکم ہے مگر ان قضاء نمازوں کی درستگی اس طرح ہوگی کہ آئیندہ نماز اپنے وقت پر تمام شرایط کے ساتھ ادا کی جاۓ ، نوافل بھی ادا کیے جائیں کیونکہ ان کے ذریعے انسان خدا کا اتنا مقرب بن جاتا ہے کہ خدا خود اسکے ہاتھ، پاؤں ، آنکھیں ، زبان اور کان بن جاتا ہے یعنی جو کام بھی ایسا انسان کرتا ہے وہ خدا کا کام ہوجاتا ہے اس کے ساتھ ساتھ کوشش کرو کہ ہر روز اپنا محاسبہ کرتے رہو خدا تعالی تمہیں توفیق دے آمین

اچھا بیٹا ! خط ختم کرنے سے پہلے ایک اٹل اور ان مٹ حقیقت درج کرتی ہوں جو آخری نسخۂ علاج ہے ۔ تمہیں علم ہے کہ انبیاء علیہم السلام کے وجود ہمارے پاس نمونہ کے لیے ہوتے ہیں جو احکامات خدا تعالی انپر نازل فرماتا ہے وہ ان احکامات کی عملی تصویر ہوتے ہیں اسی طرح پیارے رسول خدا ﷺ کی بابرکت زندگی کا نقشہ خصوصا " بعد از نبوت قرآن مجید کی مکمل تفسیر ہے. حضرت عائشہ ؓ آپ ﷺ کے اسوہ حسنہ کے بارے میں فرماتی ہیں کہ ہم نے آپ ؐ کو دیکھا اور قرآن مجید کو سمجھ لیا تم جو بعد میں آ ئے ہو قرآن کو پڑھو اور رسول ِ خدا کو سمجھ لو. اس نقشے میں اگر تم دیکھو تو نماز تمہیں پہلے مقام پر ملے گی یہی وہ چیز ہے جس پر آپ ﷺ نے تاحیات زور دیا اور یہی وہ چیز ہے جس کا اللہ تعالی نے قرآن مجید میں سات سو بار ذکر فرمایا اور یہی وہ چیز ہے جس کے لیے وجۂ تخلیق کائنات نے اتنے اتنے گھنٹے دربار ِ مولیٰ میں قیام فرمایا کہ آپ کے پاؤں متورم ہو گیے. تمہیں حیرت ہوگی کہ آپ ﷺ نے دن اور رات میں ہمیشہ ۳۹ نوافل اور سنتیں ادا فرمائیں

رات کی بیداری کا یہ عالم تھا کہ خدا تعالی نے جب اپنے محبوب کی شب بیداری کا درد محسوس کیا تو فرمایا

" اے چادر میں لپٹے ہوئے رات کو اٹھ کر عبادت کر ! مگر رات کا نصف یا اس سے کچھ کم کردے "

گویا شب بیداری کا عالم یہاں تک پہنچا کہ خدا تعالی کو اپنے معصومؐ کو عبادت کا پیمانہ خود دینا پڑا پھر بھی صورتحال یہ تھی کہ سرور کائنات ﷺ کے اوقات کار نماز سے ہی شرو ع ہوتے اور نماز پر ہی ختم ہوتے اور ہم جو آپ کی محبت کا دعوی کرنے والے ہیں ہم پر لازم آتا ہے کہ آپ کی عبادت کے اوقات کا کم از کم تین فیصد تو اپنے لیے وقف کرلیں تاکہ اپنے دعوی کی سچائی کا ثبوت

د ے سکیں . بیٹے تم تو جانتے ہو کہ رات کی گہری نیند یں روحانیت کی معراج نہیں ہوا کرتیں بلکہ وہ تو محبت الہی کے راستے میں ہمیشہ دیوار کی طرح کھڑی ہوجاتی ہیں

ہمارے محبوب رہنما سرور کائنات ﷺ نے صرف ایک رات ایسی گزاری کہ تہجد ادا نہیں کی تھی . اور وہ رات مزدلفہ کے مقام پر آئی کہ آپ نے نماز عشاء کے بعد آرام فرمایا اور نماز فجر کے بعد کوچ فرما کر دوسرے مقام پر چلے گیے وگرنہ اپنی " آنکھوں کی ٹھنڈک " کو آپ ﷺ نے ہر جگہ اولیت و فضیلت عطا فرمائی . جب مدینہ تشریف لائے تو سب سے پہلا کام ہی نماز کا ادا کرنا تھا اور جب اپنے رفیقِ اعلیٰ سے ملنے کے لیے رخصت ہوئے تو آخری فقرہ جو آپ کی زبان پر تھا کہ

" اے اُمت کے لوگو ! نماز اور غلاموں کے بارے میں میری تعلیم کو فراموش نہ کرنا "

پس بیٹا ! تم ایک جماعت کے فعال رکن ہو سو تم اپنا نمونہ ایسا پیش کرو کہ تمھاری نسلیں تمھاری تقلید کریں

یاد رکھو کہ جس طرح مچھلی پانی کے بغیر زندہ نہیں رہ سکتی اسی طرح حقیقی مومن مسجد کے بغیر زندہ نہیں رہ سکتا . پس تم نماز کو اپنی آنکھوں کی ٹھنڈک بناؤ اور رُوح کی غذا اور عبادت کا مغز سمجھو .سچے فدائی کے طور پر تمھارے جاگنے کے اوقات نماز سے شرو ع ہوکر نماز پر ہی ختم ہونے چاہیں آمین یارب العلمین

اچھا بہت سا وقت تم نے صبر سے دیا جزاکم اللہ میں کہاں تک تفصیل میں جاؤں کہ غوطہ زن کیسے موتی نکالتا ہے ، کہاں سے نکالتا ہے اور کتنے وقفے سے نکالتا ہے بس اب یہ تم پر ہے کہ میرے خطوط کو سائیڈ ٹیبل کے دراز میں رکھ کر بھول نہ جانا اللہ تمھاری عمر دراز کرے آمین

حرف آخربھی یہی ہے بیٹا کہ ٹھونگے دار نماز سے بچو ، سنوا ر کر درِمولیٰ پر دستک دو، نا غے دار نماز سے بچو اور بلا ناغہ پنج وقتہ اپنے خالق کے دروازے پر دستک دو

پھر دیکھو کہ تمھاری دستک کے جواب میں

بابِ رحمت کیسے کھلتا ہے

والسلام ......تمھاری امی